مولانا عبد القیوم حقانی

وفاقی شرعی عدالت کا عظیم تاریخی فیصلہ

خدا و رسولؐ کے قطعی احکام اور شرعی عدالت کے فیصلہ کے باوجود اجراء سود پر اصرار کیوں؟

وفاقی شرعی عدالت نے ۱۴ نومبر جمعرات کے روز سود اور سودی قوانین سے متعلق دائر ۱۲۲ رٹ پٹیشنوں کا تاریخی فیصلہ سناتے ہوئے ملک کے سودی قوانین کو کالعدم قرار دیا ہے فاضل عدالت نے اپنے فیصلے میں قرار دیا ہے کہ اگر چھ ماہ کی مقررہ مدت میں حکومت نے سود سے متعلق قوانین کو تبدیل نہ کیا تو یہ خود بخود منسوخ ہو جائیں گے۔ فاضل عدالت نے ۳۵۰ صفحات پر مشتمل تفصیلی فیصلہ میں ملک کے معاشی نظام کو غیر سودی بنیاد پر چلانے کے لئے متعدد تجاویز بھی پیش کی ہیں۔

وفاقی شرعی عدالت کے اس عظیم تاریخی فیصلے کے رد عمل میں وفاقی وزیر خزانہ سرتاج عزیز کا بیان اور حکومت کے عزائم بھی اخبارات میں پوری قوم کے سامنے آچکے ہیں حکومت نے سود کے بارے میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

عدل و انصاف اور نفاذ شریعت کے دعویدار حکمرانوں کا یہ فرض تھا کہ وہ خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور شرعی فیصلوں کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے مگر وہ نظام شریعت اور نفاذ شریعت کے عملی اقدامات سے جان چھڑانے کے لئے حیلے بہانوں' ٹال مٹول اور سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر کے اپنے بیرونی آقایان ولی نعمت بالخصوص امریکہ کو خوش کرنا چاہتے ہیں جو سودی نظام کا سب سے بڑا محافظ ہے اب وقت ہے کہ حکومت خود کو نفاذ شریعت کے دعووں اور وعدوں میں عملاً سچا ثابت کر دکھائے اور شرعی فیصلہ پر مزید قلابازیاں کھانے کے بجائے ایک سچے مسلمان کی طرح قولاً اس کی حرمت کا اقرار کرتے ہوئے عملاً اس کے تمام شعبوں اور مروج نظام کو ختم کر دے۔

فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ

مگر ہمیں تو حکمرانوں کے حوصلوں پر حیرت ہے کہ مسلمان کہلوانے کے باوجود بھی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ سلم کی طرف سے اعلان جنگ کو تو قبول کر رہے ہیں مگر سودی نظام کے علمبرداروں کا چیلنج قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اب جبکہ حکومت اسلام کا مینڈیٹ لے کر نفاذ شریعت کے نام پر

قائم ہوئی ہے تو اسے ایک سچے مسلمان کی طرح "ادخلوا فی السلم کافتہ" کا مظہر ہونا چاہئے اور اسے یہ حقیقت آغاز کار ہی سے ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ اسلام کسی جزوی چیز کا نام نہیں ہے ایک کلی اور جامع نظام ہے جو اسے پورا کا پورا اپنانا چاہئے۔ مغربی تہذیب اور یہودی سوداگروں اور سود خواروں کے جو تفصیلی نظام پاکستان سمیت اسلامی ممالک میں رائج ہیں ان سے گلو خلاصی تب حاصل ہو گی جب اخلاص کے ساتھ اسلامی نظام کی جانب مخلصانہ پیش رفت ہو گی۔

اسلام کا اپنا بذات خود ایک تعاونی نظام ہے ایک اقتصادی نظریہ ہے ایک تجارتی اور تکافلی پروگرام ہے یعنی اسلام ایک لائحہ عمل ہے اخلاص کے ساتھ اگر اسلامی نظام کو اپنا لیا جائے اور پھر اسلامی نظام انشورنس یا نظام بنکاری بنایا جائے تو کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ پاکستان میں اس سلسلہ میں اسلامی نظریاتی کونسل کے علاوہ مختلف پرائیویٹ دینی اداروں کی جانب سے جامع اور مفصل طریقہ کار مرتب کر کے ارباب اقتدار تک پہنچا دیا گیا ہے۔ مگر ہر دور میں اسے سرد خانے میں ڈال دیا جاتا ہے جبکہ اس کے بالمقابل غیر اسلامی نظام اور سودی قوانین پر رضا مندی اور مغربی یہودی نظام پر کاربند رہ کے پوری قوم اور ملک کو یہودی ساہو کاروں کا مقروض بنا دیا گیا ہے اور اب موجودہ حکمران بھی وفاقی شرعی عدالت کے واضح فیصلوں، قطعی ہدایات اور خدا و رسولؐ کے اظہر من الشمس احکام کو بڑے اخلاص کے ساتھ سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے پر بہرصورت مصر ہیں۔ اس مغربی اور یہودی ناسور سے حکمران ملک کے جسم و جان کو آخر کیوں اور کب تک گھائل بنائے رہیں گے۔ جبکہ اسلامی نظام میں بیت المال سارے غریبوں، مصیبت زدوں، بیواؤں، بے نواؤں فقیروں، مسکینوں، طالب علموں، مسافروں اور تمام محروم افراد کی دائمی یا ہنگامی مصیبتیں دور کرنے کا ذمہ دار ہے اس ذمہ داری کو عصر حاضر میں منظم منصوبہ بندی کے ساتھ آگے بڑھا کر منظم تعاونی نظام بنایا جا سکتا ہے۔ یورپ میں بھی اولاً تعاونی انشورنس تھا بعد میں سود خوروں نے تجارتی انشورنس میں اسے تبدیل کر دیا۔ جہاں تک سود کا معاملہ ہے یہ جس قدر اہم ہے اس قدر صاف ہے نصوص قرآنیہ و نبویہ سے بالکل واضح ہے لیکن جب عقل پر ریسرچ کے پردے پڑ جائیں غلامی کی ذہنیت پختہ ہو جائے اور حلال چیزوں کے بجائے حرام کام مرغوب ہو جائیں تو فتنہ نفس مبشر شیطان کی قوتوں اور فکری صلاحیتوں سے پوری طرح مدد حاصل کرتا ہے اور الفاظ کے عجیب و غریب پھیر میں پڑ کر سیدھے سادھے اور عام معانی کو بدلنے اور غلط تاویلات کرنے پر ابھارتا ہے یہ سب مغرب کی اندھی تقلید اور یہودی نظام سود کے اثرات ہیں۔

وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے بعد بعض کج فہموں اور یہودی سودی ایجنٹوں نے ایک شوشہ یہ بھی چھوڑ دیا ہے کہ بہت زیادہ سود لینا منع ہے لیکن تھوڑا سود لینا منع نہیں ہے اور قرض کے سود اور تجارتی سود میں تفریق کا شاخسانہ بھی اسی نوعیت کی بحثوں میں چھیڑا جا رہا ہے۔ مگر یہ سب انحرافات' خرافات اور لاطائل بحثیں ہیں جنہیں نہ عقل سلیم قبول کرتی ہے نہ علم صحیح اور نہ ایمان مستقیم۔ پھر سود کا یہ بین الاقوامی کاروبار خالص یہود کا بنایا ہوا ہے جس سے افراد و قوم کی خستہ حالی اور دیوالیہ پن مقصود ہے اور بزعم یہود یہ ان کی کتاب مقدس کی پیش گوئی کی صداقت بھی ہے اور قوموں کو سودی کاروبار کے ذریعہ غلام بنانے کی یہ چال گویا نعوذ باللہ خدا نے ان کو سکھائی ہے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

اور تو بہت سی قوموں کو قرض دے گا پر تجھ کو ان سے قرض لینا نہ پڑے گا　(استثناء ۱۵: ۶)

ان الفاظ میں گو سود کا لفظ نہیں ہے لیکن دوسری جگہ یوں ہے۔

"تو اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دینا ..... تو پردیسی کو سود پر قرض دے تو دے پر اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دینا　(استثناء ۲۳: ۱۹' ۲۰)

اسی طرح کے دوسرے الفاظ بھی ہیں جن کی تشریح بعض تلمود کے حاخامات نے یہ کی ہے کہ ان الفاظ میں حضرت موسیٰؑ نے سود لینے کی اجازت نہیں دی ہے بلکہ یہ حکم ہے کہ اجنبی (غیر یہودی) کو قرض سود پر ہی دیا جائے تاکہ وہ برباد ہو اور اس لئے شریعت تلمود میں اجنبی کو بغیر سود کے قرض دینا ناجائز اور حرام ہے اس سلسلہ میں حاخام شواب کا قول یہ ہے ——— اس نے بعد میں یہودی دین ترک کر دیا تھا ——— کہ اگر کسی مسیحی (غیر یہودی) کو کچھ پیسے کی ضرورت ہو تو یہودی کو چاہئے کہ اس کے ساتھ بار بار سود کا معاملہ کرے حتیٰ کہ وہ اس کو ادا نہ کر سکے اور اسی وجہ سے قدیم مسیحی افکار اور ڈکشنریوں اور ادب میں یہود سے مراد سود خوار اور خیانت کار ہیں بہرحال سود ایک ایسی لعنت ہے جسے اسلامی معاشرہ سے قطعاً ختم ہونا چاہئے اور اب وفاقی شرعی عدالت نے اس کے لئے راستہ صاف کر دیا ہے لہٰذا اس فیصلہ کے ردعمل میں حکومت پاکستان کو کم از کم فوری طور پر داخلی سود کو تو ختم کر دینا چاہئے۔

سود کے متعدد طریقے مروج ہیں جو تمام استحصالی نظام کی مختلف صورتیں ہیں مثلاً ایک وہ سود ہے جو ساہوکار کسی مجبور اور حاجت مند کو قرض دے کر وصول کرتا ہے اس قسم کا سود اخوت' محبت' ہمدردی رحم اور احسان کا قاتل ہے اس لئے اسلام کے علاوہ یہودیت (محرف) میں اپنوں سے اور مسیحیت میں مطلقاً اسے ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ دوسرا وہ سود ہے جو موجودہ دور میں بینک کسی تاجر کو

قرض دے کر وصول کرتا ہے یہ درست ہے کہ اگر تاجر اس سے نفع کمائے تو بینک کو بھی اس نفع میں شریک ہونے کا حق حاصل ہے لیکن اگر تاجر کو خسارہ ہو جائے تو بینک رحم نہیں کرتا اور سارا قرض مع معین فی صد سود قانون کے ڈنڈے سے وصول کرتا ہے ظاہر ہے کہ یہ اقدام غیر انسانی اور غیر اسلامی ہے یہ الگ بات ہے کہ اگر بینک تاجر کے ساتھ نفع نقصان دونوں میں برابر کا شریک ہو تو پھر نفع کی صورت میں اسے کچھ لینے کا حق ہے ورنہ نہیں تیسرا وہ سود جو موجودہ دور میں ایک قوم یا ایک ملک دوسری قوم یا ملک کو قرض دے کر وصول کرتا ہے اس سے مقروض قوم کی معیشت تباہ ہو جاتی ہے حکومت اس قرض کو ادا کرنے کے لئے قوم پر بھاری ٹیکس لگاتی ہے مگر مشاہداتی اور واقعاتی تجربہ یہ ہے کہ بات اس سے بھی نہیں بنتی اور قرض خواہ مقروض کی کسی کان، کسی صنعت یا دیگر وسائل دولت پر قابض ہو جاتا ہے۔ نہر سویز پر فرانس اور برطانیہ کا قبضہ اسی طرح ہوا تھا کہ پہلے ان مکاروں نے خدیو مصر کو قرض دیا اس سے سڑکیں، ہوٹل اور اس نوع کے بے مقصد چیزیں تیار کرائیں جب اس کا خزانہ خالی ہو گیا تو مطالبہ قرض شروع کر دیا۔ وہ کہاں سے دیتا' چنانچہ ان اقوام نے سویز پر قبضہ کر لیا۔ جسے بعد میں صدر ناصر نے ۱۹۵۶ء کی خوفناک جنگ کے بعد آزاد کرایا۔

بدقسمتی سے پاکستان بھی قرض خواہی اور یورپی اقوام کی احسان مندی کی راہ پر چل پڑا ہے یورپی اقوام سے قرض لینا اپنے گلے میں پھانسی کا پھندا ڈالنا ہے اس سے ملک اور قوم کی آزادی ضمیر ختم ہو جاتی ہے۔ ملک میں بے روزگاری اور کساد بازاری پھیل جاتی ہے بے چینی اور اضطراب بڑھ جاتا ہے ایسی قوم جتنی بھی صنعتیں لگائے پیداوار میں جتنا بھی اضافہ کرے وہ سب سود اور قرض کی نذر ہو جاتا ہے۔ بالآخر نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ مقروض قرض ادا کرے تو ملک تباہ ہو جاتا ہے نہ ادا کرے تو جنگ چھڑ جاتی ہے۔

موجودہ دور میں سود کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ بینک امانتوں پر بھی سود دے دیتا ہے مگر یاد رہے کہ بینک مقروض سے بہر صورت قرض وصول کرتا ہے مثلاً ایک غریب تاجر نے مال کی بلٹی چھڑانے کے لئے بینک سے پانچ ہزار روپیہ قرض لیا باہر آتے ہی کوئی اچکا اس سے وہ رقم چھین کے لے بھاگا۔ یا اس کی دکان جل گئی یا جنس کا نرخ گر گیا یا اسے بھاری نقصان ہوا ان ساری صورتوں میں بینک کو مقروض سے کوئی ہمدردی نہیں اور قرض کا وارنٹ لے کر اس کی بیوی کی بالیاں تک اتار لیگا۔ پھر ظاہر ہے کہ امانتوں پر بینک جو سود دیتا ہے اس میں اس غریب کی پونجی بھی تو شامل ہو گی کیا ایسا مال' ایک خدا ترس مسلمان کے لئے جائز ہے۔

سود خور کے پاس سالانہ ایک کثیر رقم ہاتھ ہلائے' قدم اٹھائے اور دماغ کو تکلیف دیئے بغیر جمع ہو جاتی ہے جس سے آدمی کاہل' حریص' پیٹو' ذلیل' قبیح اور فربہ ہو جاتا ہے ایسے ہی حریص اور کاہل ساھو کاروں کا نام آج کی اصطلاح میں بینک ہے ذرا بینک مالکان سے پوچھئے کہ بے پناہ دولت اور کثرت مال کے باوجود زندگی کے کیا احوال ہیں؟ آخر قرآن کا جو ارشاد ہوا:

الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطن من المس

جو لوگ کھاتے ہیں سود' نہیں اٹھیں گے قیامت کو مگر جسطرح اٹھتا ہے وہ شخص کہ جسکے حواس کھو دیئے ہوں جن نے لپٹ کر

ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں ایسے لوگ دیکھے جن کے پیٹ پھول پھول کر کپے بن چکے تھے اور اندر سب کچھ نظر آ رہا تھا۔

حضور نے پوچھا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل نے کہا' سود خور

- سود کے اظہر من الشمس نقصانات ہیں سود کے ذریعہ قوم کا سرمایہ چند سود خواروں یا سود خوار اداروں کے پاس چلا جاتا ہے اس کا اندازہ افراد کے سود میں تو صدیوں سے ہوتا چلا آیا ہے اب کے جدید دور میں غیر ترقی یافتہ ملک جب سودی قرض لیتے ہیں تو ان کی ادائیگی کی صورت میں جن مالی اور اقتصادی پریشانیوں سے دوچار ہوتے ہیں یہ واضح قطعی اور واقعاتی دلیل ہے کہ سود بہر صورت نقصان دہ ہے۔
- آیت ربانی سے کئی بلاغی اور ادبی طریقوں سے سود کی قطعی حرمت پر توجیہات بہر صورت ناقابل تردید ہیں۔
- سود میں اضطراب' پریشانی' فکری ناآسودگی اور ذہنی و عقلی خلجان ہوتا ہے جس کی تعبیر قرآن میں مَسِ شیطانی سے کی گئی ہے۔
- سود خوار ہمیشہ یہ کہتے ہیں سود اور تجارت میں کیا فرق ہے؟ حالانکہ سود حرام ہے اور تجارت حلال ہے جو موعظت و ممانعت کے بعد بھی سود سے باز نہ آئے اسے عذاب کی وعید ہے۔
- سود کے مال میں بے برکتی ہوتی ہے وہ بہر صورت مٹ جاتا ہے۔
- سود خوروں کو کفر کے صیغہ مبالغہ کفار اور اثیم سے خطاب کیا گیا ہے پھر آیت ربانی میں ایمان اور عمل صالح کا تذکرہ یہ ثابت کرتا ہے کہ سود ایمان کے منافی ہے اور عمل غیر صالح ہے۔

○ نماز اور زکوۃ کے لفظ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جس طرح یہ دین میں معلوم بالضرورۃ اور سب سے افضل فرائض ہیں اسی طرح سود بھی معلوم بالضرورۃ اور قبیح ترین فعل ہے۔

○ جس طرح اطاعت گزاروں کو خوف اور غم سے واسطہ نہ ہو گا اس کے برخلاف سود خور دنیا اور آخرت میں خوف اور غم کا شکار ہونگے۔

○ تقویٰ کی علامت یہ بتائی گئی ہے کہ سود خوری چھوڑ دے اور جو سود نہ چھوڑے وہ خدا اور رسولؐ سے لڑائی مول لیتا ہے۔

○ قدیم سود کے لئے توبہ کی شرط یہی ہے کہ سود نہ لیا جائے اور صرف راس المال واپس لیا جائے۔

○ جس طرح راس المال واپس نہ کرنا ظلم ہے اسی طرح سود لینا بھی ظلم ہے۔

بہرحال یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ

○ سود خوار اور اس کی اولاد میں سعی و عمل کی تحریک باقی نہیں رہتی ○ افراط دولت عیاش اور بدقماش بنا دیتی ہے ○ اس سے عوام کی دولت گھٹتی اور چند افراد کی بے محنت و عمل بڑھتی ہے ○ سود خور دوسرے کے احتیاج سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے ○ سود قاطع احسان و انسانیت ہے ○ سود خور لالچی خود غرض سنگدل اور غریب دشمن بن جاتا ہے ○ معاشرہ میں اس کا کوئی مقام نہیں رہتا۔ حرص و طمع اور لالچ و دنیا پرستی اس کی تمام مساعی کا ہدف بن جاتا ہے ○ وہ دنیا دار بھی ہوتا ہے اور دنیا کا چوکیدار بھی۔

صدائے محراب
از: صاحبزادہ طارق محمود
مقررین۔ خطباء کیلئے راہنمائے خطابت
سال بھر کے ۵۴ خطبات کا مجموعہ
عنوانات
توحید رسالت • فضائل صحابہ و اہلبیت •
غزوات نبویؐ • ہجرت • جہاد کی فضیلت
معراج النبیؐ • فضائل درود پاک •
ختم نبوت • موت کی یاد • فلسفہ حج و قربانی
کے علاوہ
سیرت النبیؐ کے ۱۲ اراکان پر خطبات
قیمت: 150 روپے
• صفحات ۶۱۶
• عمدہ طباعت
• خوبصورت تین رنگا ایمینشنے ٹائیٹل
★ دینی مدارس کے طلباء کے لیے خصوصی رعایت
★ ڈاک خرچ بذمہ خریدار۔
ڈاک پتہ: مکتبہ لولاک جامعہ مسجد محمودیہ ریلوے کالونی ۲۴۷۰۰
خریدنے کا پتہ: شنگریلا پرنٹنگ پریس نزد جامع مسجد اہلحدیث ... آباد فون ۶۱۰۲۲۶